© rasailojaraid.com

5

اہل مدین

نشاط حمید۔ خانیوال

مدین حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے کے نام تھا پھر اسی نسبت سے اس بستی کا نام جس میں یہ رہائش پذیر تھے کا نام مدین پڑ گیا ان کا نسب نامہ یوں ہے میکیل بن شجر بن مدین بن ابراہیمؑ اور بعض روایات کے مطابق میکیل کی والدہ حضرت لوطؑ کی دختر تھیں مدین بستی حجاز کے راستے میں ''معان'' کے قریب آتی ہے۔

ان کو قرآن میں ''اصحاب الایکہ'' بھی کہا جاتا ہے ''ایکہ'' ایک درخت کا نام تھا جو کہ ایک قریبی جنگل میں تھا اور اس درخت کی پوجا پاٹ کی جاتی تھی اور اسے مقدس سمجھا جاتا تھا اسی نسبت سے انہیں ''ایکہ'' کہا جاتا ہے۔

جبکہ بعض مفسرین کے نزدیک ایکہ ایک الگ بستی تھی اس کی طرف بھی اللہ نے وہی پیغمبر مبعوث فرمایا جو اہل مدین کی طرف مبعوث فرمایا تھا اور یہی قول راجح ہے۔

شرک کے مرتکب ہونے کے بعد اس قوم میں نمایاں خرابی یہ تھی کہ یہ لوگ ناپ تول میں کمی بیشی کرتے تھے یعنی جب چیز خریدنی ہوتی تو بڑا پیمانہ استعمال کرتے اور زائد وصول کرتے جبکہ اس کے برعکس جب وہی چیز فروخت کرنی ہوتی تو چھوٹا پیمانہ استعمال کرتے اور کم تول کر دیتے یعنی ان کے لینے اور دینے کے پیمانے الگ الگ تھے۔

جب ان کی سرکشی حد سے بڑھ گئی تو اللہ نے ان میں حضرت شعیبؑ کو مبعوث فرمایا حضرت شعیبؑ کا ذکر قرآن میں سولہ جگہ آیا ہے آپ اللہ کے بہت جلیل القدر پیغمبر تھے انتہائی نرم خو ہونے کی وجہ سے آپ کو خطیب الانبیا کا لقب دیا جاتا ہے۔

کسی بھی پیغمبر کی دعوت کی دو اہم بنیادیں ہوتی ہیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ اور ناپ تول میں کمی کرنا گویا حقوق العباد کا انکار کرنا ہے اور اللہ کی نافرمانی سے بالخصوص جنکا تعلق حقوق العباد سے ہو جیسے ناپ تول کی کمی بیشی وغیرہ زمین میں یقیناً فساد برپا کر دیتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا۔

> اہل مدین پر پھر اللہ کی طرف سے چیخ کا عذاب آیا جبرائیلؑ نے ایک زوردار چیخ ماری اور وہ چیخ ایسی تھی کہ اس سے زمین دہل گئی اور سب کافروں کے جگر پھٹ گئے اور وہ تمام کے تمام مر گئے

شعیبؑ نے آ کر اپنی قوم کو دعوت دی کہ اے میری قوم کے لوگو! شکر کرو تم تعداد میں کم تھے، کمزور تھے پھر اللہ نے تمہاری تعداد بڑھا دی اور تمہاری اجتماعی طاقت بڑھ گئی یہ تم پر اللہ کا احسان ہے اور عبرت حاصل کرو کہ دنیا میں گناہگاروں اور مفسدین کو کسی عذاب سے دوچار ہونا پڑا ہے کیونکہ وہ سرکشی پر بہت بری ہو گئے تھے چنانچہ تم لوگ بھی اپنا ناپ تول صحیح رکھو لوگوں کو نقصان نہ پہنچاؤ دوسروں کے مال میں خیانت نہ کرو ناپ تول میں چوری کر کے دھوکا نہ دو اور اگر تم میں سے بھی ایک گروہ میری تبلیغ پر ایمان لاتا ہے اور دوسرا گروہ ایمان نہیں لاتا تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے''۔

ایک اور بڑی برائی ان میں یہ تھی کہ وہ لوگ راستوں پر بیٹھے تھے کس لئے بیٹھتے تھے؟ اس کے بارے میں یہ رائے ہیں: ﴿۱﴾ لوگوں کو ستانے کیلئے عام طور پر اوباش لوگوں کا شیوہ ہوتا ہے۔ ﴿۲﴾ یا حضرت شعیبؑ کے راستے میں بیٹھتے تھے تاکہ انہیں بد ظن کریں۔ ﴿۳﴾ یا دین کے راستوں پر بیٹھنا اور اس پر چلنے والوں کو روکنا۔ ﴿۴﴾ یا لوٹ مار کی نیت سے ناکوں پر بیٹھتے تھے۔ ﴿۵﴾ یا محصول اور چنگی کیلئے راستوں پر بیٹھے تھے۔

امام شوکانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ سارے مفہوم ہی درست ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ ہی ممکن ہے کہ وہ سب کچھ کرتے ہوں (فتح القدیر)

جب قوم کے لوگوں کو اس چیز سے بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

منع کیا تو وہ لوگ غضب ناک ہو کر کہنے لگے یا تو ہم ان لوگوں کو جو تم پر ایمان لائے ہیں بستی سے نکال دیں گے اور یا انہیں واپس ان کے دین پر لائیں گے۔(فتح البیان)

شعیبؑ نے فرمایا کہ اگر ہم نے ایسا کرلیا (یعنی اسلام چھوڑ دیا) تو گویا ہم نے اللہ پر بہتان باندھا(فتح البیان)

حضرت شعیبؑ سے ان کی قوم کہنے لگی کہ اگر ہمیں تیری برادری کا خیال نہ ہوتا تو ہم تمہیں مار مار کر ہلاک کر دیتے یا تمہیں دل کھول کر برا بھلا کہتے مگر تیری برادری کیوجہ سے ہم خاموش ہیں تو وہ عذاب لا کر دکھا جس سے ہم کو ڈراتا ہے اگر تو واقعی سچا نبی ہے تو۔

گویا اب یہ سرکش اپنی سرکشی میں اس حد تک آگے بڑھ چکے تھے اپنے منہ سے عذاب مانگنے لگے اور اب وقت آ گیا تھا کہ ان پر اللہ کا عذاب نازل ہو۔

اہل مدین پر پھر اللہ کی طرف سے چیخ کا عذاب آیا جبرائیلؑ نے ایک زوردار چیخ ماری اور وہ چیخ ایسی تھی کہ اس سے زمین دہل گئی اور سب کافروں کے جگر پھٹ گئے اور وہ تمام کے تمام مر گئے۔

تفسیر ستاری میں ہے کہ ایکہ والوں پر سات روز تک سخت گرمی پڑی اور جب تہہ خانوں میں ٹھنڈک اور امن نہ رہا تو ایک بادل آیا اس میں سے ٹھنڈی ہوا چلی تمام مرد و زن خوش ہو کر اس بادل کے نیچے جمع ہو گئے کہ اب بارش ہو گی تو اچانک اس ابر کو آگ بنا دیا گیا اور اس کی شدت سے زمین لرز اٹھی اور وہ سب جل کر خاک ہو گئے۔

اسلامی تعلیم میں سے ہے کہ اس بادل میں شعلے چنگاریاں اور آگ کے بھبھوکے تھے جس سے وہ تمام تباہ ہو گئے۔

اہل مدین کا واقعہ ہمارے لئے حقوق العباد کی اہمیت کا اندازہ لگانے کیلئے کافی ہے ویسے بھی ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے متعلق قرآن میں پوری سورۃ ہے کہ:

ویل للمطففین ۔ الذین اذاکتالوا علی الناس یستوفون واذاکالوھم اوزنوھم یخسرون۔ کہ مطففین کیلئے ہلاکت ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں اور جب دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں (مطففین ۱۔۳)

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں ایسی برائی سے ہمیشہ محفوظ رکھے (آمین)

فرمان نبویؐ

عن معاذ بن جبل قال قال لی رسول اللہ ﷺ مفاتیح الجناۃ شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ . (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دینا جنت کی کنجی ہے (مسند احمد)

تشریح:

اس حدیث میں بھی صرف شہادت توحید کا ذکر ہے اور یہ بھی دعوت ایمان کو قبول کر لینے اور اسلام کو اپنا دین بنا لینے کی ایک تعبیر ہے اور یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ اردو محاورہ میں اسلام قبول کرنے کو کلمہ پڑھ لینے سے بھی تعبیر کر دیتے ہیں۔ جس ماحول میں اور جس فضا کے رسول اللہ ﷺ کے یہ ارشادات ہیں اس میں مسلمان بھی اور غیر مسلم کافر و مشرک بھی توحید و رسالت کی شہادت اور **لا الٰہ الا اللہ** کی شہادت کا مطلب ایمان لانا اور اسلام قبول کرنا ہی سمجھتے تھے۔

فرمان نبویؐ

عن عمر و بن العاص قال لما جعل اللہ الاسلام فی قلبی اتیت النبی ﷺ فقلت ابسط یمینک فلا بایعک فبسط یمینہ فقبضت یدی فقا مالک یا عمرو قلت اردت ان اشترط قال تشترط ماذا؟ قلت ان یغفرلی قال اما علمت یا عمرو ان الاسلام یھدم ما کان قبلہ وان الھجرۃ تھدم ما کان قبلھا وان الحج یھدم ماکان قبلہ (رواہ مسلم)

ترجمہ:

حضرت عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام لانے کا خیال میرے دل میں ڈالا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اپنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں، پس آپ نے اپنا داہنا ہاتھ آگے کر دیا، پس میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، تو آپ نے فرمایا: عمرو تمہیں کیا ہوا؟ (یعنی تم نے اپنا ہاتھ کیوں کھینچ لیا؟) میں نے عرض کیا: میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا: تم کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا یہ کہ میری خطائیں بخش دی جائیں آپ نے ارشاد فرمایا: اے عمرو کیا تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ اسلام قبول کرنا پہلے سب گناہوں کو ڈھا دیتا ہے اور ہجرت بھی پہلے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔ اور حج بھی پہلے گناہوں کو زائل کر دیتا ہے۔

© rasailojaraid.com